نسخہ شفاء

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

انسان کی زندگی خیر وشر کا مجموعہ ہے، اس کے اندر خیر وشر کی دونوں قوتیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ودیعت رکھی ہیں اور ان دونوں قوتوں کا معرکہ گرم رہتا ہے، کبھی شر غالب آجاتا ہے اور کبھی خیر کو فتح حاصل ہوتی ہے، اس کی نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسے، اسے شر کی طرف دھکیلتے ہیں اور اس میں رکھی گئی خیر و بھلائی کی پہچان ومعرفت، اسے راہ راست پر لانے اور قائم رکھنے کی ترغیب دیتی ہے، جب اس کا شر، خیر پر غالب آتا ہے تو بر و بحر میں فساد وتباہی کی مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا ہوتی ہیں، اختلافات ونزاعات، لڑائیاں اور جنگیں، بیماریاں اور آفتیں، سیلاب وطوفان اور زلزلے......

قرآن کریم نے جگہ جگہ اس حقیقت کو اپنی مختلف بلیغ تعبیرات میں بیان فرمایا ہے:

ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون (سورۃ الروم آیت نمبر ۴۱)

یعنی خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھادے شاید کہ وہ باز آجائیں۔

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفوعن کثیر (سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۳۰)

اور تم کو جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور بہت (گناہوں) سے تو اللہ تعالیٰ درگزر ہی کردیتا ہے۔

اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ کی طاعت ونیکی کی فضا عام ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے رحمتوں کے دروازے وا ہوتے ہیں، آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، زمین سے فصلیں اُگتی ہیں اور خزانے ابھرتے ہیں، ارشاد ہے۔

ولو ان اهل القریٰ امنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکٰت من السماء والارض ولکن کذّبوا

فاخذنهم بما کانو یکسبون (سورۃ الاعراف نمبر ۹۶)

''اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے تو (پیغمبر کی) تکذیب کی تو ہم نے (بھی) ان کے اعمال (بد) کی وجہ سے ان کو پکڑ لیا۔''

قدرتی آفات اور آسمانی بلائیں، اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے، سرکشی سے باز آنے، نیکی کی راہ اختیار کرنے اور خواب غفلت سے اٹھنے کے تازیانے ہوا کرتی ہیں، یہ صرف انسانوں کی بدعملیوں کی سزا ہی نہیں ہوتیں بلکہ ماضی و مستقبل کے عبرت نامے بھی ہوتی ہیں جو لوگ ان سے سبق حاصل کر کے سنور جاتے ہیں، وہ بچ جاتے ہیں اور جو انہیں اس کائنات کی ایک معمول کی روایت سمجھ کر حسب سابق غافل رہتے ہیں وہ برباد ہو جاتے ہیں، دیکھئے ان آیات میں یہ قانونی خداوندی کس قدر واضح کر کے بیان کیا گیا ہے:

ولقد ارسلنآ الی امم من قبلك فاخذ نهم بالباساء والضرله لعلهم يتضرعون ○ فلولااذجاء هم باسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم وزين لهم الشيطن ماكانوايعملون ○ فلما نسوا ماذكروابه فتحنا عليهم ابواب كل شي حتیٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذنهم بغتة فاذا هم مبلسون ○ فقطع دابرالقوم الذين ظلموا والحمدلله رب العلمين(سورة الانعام آيات نمبر ۴۱:۴۲:۴۳:۴۴:۴۵)

''اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے گزری ہیں، پیغمبر بھیجے تھے ہم نے ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا کہ شاید وہ عاجزی اختیار کرلیں گے۔

سو جب ان کو ہمارا عذاب پہنچا تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہیں کی بلکہ ان کے قلوب سخت رہے اور شیطان ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کر کے دکھلاتا رہا۔

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کر دیئے۔ (اور ہر طرح کی نعمتوں کی فراوانی کردی) یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے ہم نے ان کو دفعتہً پکڑ لیا پھر وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔

اس طرح ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور تمام خوبیوں کا مستحق اللہ رب العالمین ہے۔''

مسلمان اس وقت مجموعی اعتبار سے آفتوں اور قدرتی مصائب کے شکار ہیں، وطن عزیز میں سیلاب نے تباہی مچادی ہے ان سب آفتوں سے بچنے کا واحد راستہ، اللہ کی نافرمانیوں سے بچنا اور ایمان والی زندگی اختیار کرنا ہے، یہ وہ نسخہ شفا ہے جس کے بغیر ہمارے ملی وجود کو لاحق امراض کا علاج نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان والی زندگی نصیب فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔